Regd No L 5254

172

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲/۸ "

یوم چہار شنبہ

۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ ھ

جلد ۳۹/۵ — ۲۲ ظہور سنہ ۱۳۳۰ ہش — ۲۲ اگست سنہ ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۹۴

جاپان کا صنعتی وفد کراچی واپس پہنچ گیا

کراچی ۲۱ اگست۔ جاپان کا صنعتی وفد نو روز تک مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد کل رات واپس کراچی پہنچ گیا۔ وفد مغربی پاکستان کا دورہ پہلے ہی کر چکا ہے۔ اس کے ممبران اب اسی ہفتہ کے آخیر تک ٹوکیو واپس روانہ ہو جائیں گے۔ جانے سے پہلے وفد اپنی رپورٹ حکومت پاکستان کے حوالے کر دے گا۔ جس میں اس امر پر بالخصوص روشنی ڈالی جائے گی۔ کہ جاپان صنعتی ترقی کے سلسلہ میں پاکستان کو کیا مدد دے سکتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمد است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمد است

(ملفوظات ۲۰ ۔ ۶ ۔ ۱۹۰۱ ، لاہور)

اگر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کی وجہ سے امن میں خلل پڑا تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان اور اقوام متحدہ پر ہوگی

جب تک ایک پاکستانی بھی زندہ ہے وہ کشمیر کو ہندوستان کا جزو تسلیم نہیں کرے گا (لیاقت علی خان)

لاہور ۲۱ اگست۔ عزت مآب خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے آج منٹو پارک کے میدان میں کئی لاکھ مسلمانوں کے تاریخی اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ اور امن قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ لیکن ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم امن کے نام پر اپنی آزادی کو بھینٹ چڑھا دیں۔ اگر کشمیر کے باشندوں کو آزادانہ رائے دینے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ کہ وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں یا ہندوستان سے۔ اور اس کے نتیجہ میں فساد ہوا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان پر ہوگی۔ اس کی ذمہ داری سکیورٹی کونسل پر ہوگی۔ اور اس کی ذمہ داری اقوام متحدہ پر ہوگی۔ جن کے ہاتھ میں سکیورٹی کونسل کی باگ ڈور ہے۔ ہم بہرحال پاکستان کی مقدس سرزمین کے ایک ایک انچ کی حفاظت کریں گے۔ اور اس کی حفاظت اپنے خون سے نہیں بلکہ دشمن کے آخری قطرۂ خون کو بہا کر کریں گے۔

خان لیاقت علی خان ساڑھے چھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ سٹیج پر آپ کے دائیں طرف گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر۔ خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ اور میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب سید ہدایت اللہ تشریف رکھتے تھے۔ بائیں طرف پنجاب کے دیگر وزرا تشریف رکھتے تھے۔ منٹو پارک کے وسیع میدان میں حد نظر تک انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔

پاکستان ہرگز مٹایا نہیں جا سکتا

تلاوت قرآن مجید کے بعد خان لیاقت علی خان نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا:۔

برادران ملت! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ اس وقت پاکستان نہایت نازک دور سے گزر رہا ہے۔ ویسے تو جب سے پاکستان عالم وجود میں آیا ہے۔ مصیبت کے بعد مصیبت ہم پر آتی رہی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ قوم نے ہمت جرأت اور استقلال اور تنظیم کے ساتھ ہر مصیبت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے۔ ہندوستان کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ اسے ختم نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ابھی ہم نے اپنی آزادی کا جھنڈا بھی بلند نہ کیا تھا۔ کہ مشرقی پنجاب میں منظم سازش کے ماتحت لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا گیا۔ درحقیقت آج پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستان کی فوجوں کا اجتماع بھی اس زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ جو شروع سے شروع ہے۔ اور جس کا مقصد پاکستان کو ختم کرنا ہے۔ میں ہندوستان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جس چیز کو خدا نے بنایا ہے۔ اس کو انسان نہیں مٹا سکتا۔

تجاویز امن

پنڈت نہرو کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے خان لیاقت علی خان نے پھر اپنی پانچ نکاتی تجویز امن کو دہرایا۔ اور فرمایا میری تجویز آج بھی قائم ہے۔ اگر پنڈت نہرو پاکستان پر حملے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تو وہ ان تجاویز کو مان کیوں نہیں لیتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میں نے اپنی تجویز میں پاکستان کے لئے کوئی رعایت نہیں چاہی۔ جو کچھ اپنے لئے چاہا ہے۔ وہی ہندوستان کے لئے چاہا ہے۔ ان تجاویز کی بنا پر وہ آج بھی صلح کر سکتے ہیں۔

کشمیر کا منصفانہ حل!

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ جب تک اس مسئلہ کو منصفانہ طریق سے حل نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کبھی بھی دوستانہ نہیں ہو سکتے۔ ہم آخری وقت تک انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ باشندگان کشمیر کو آزادانہ فضا میں اپنی رائے استعمال کرنے کا موقع دیا جائے۔ جب تک ایک بھی پاکستانی زندہ ہے۔ وہ کبھی بھی کشمیر کو ہندوستان کا حصہ تسلیم نہیں کرے گا۔ اگر پنڈت نہرو فوج کے زور سے اسے تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ تو قوم ہرگز اس ناانصافی کو قبول نہ کرے گی۔ کیونکہ اگر ایک دفعہ اسے تسلیم کر لیا گیا۔ تو یاد رکھو کہ پاکستان کا مستقبل ہمیشہ کے لئے تاریک ہو جائے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آزاد اور غیر جانبدار استصواب سے بچنے کے لئے پنڈت نہرو نئے نئے طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ ابھی حال میں کشمیر کے ایک مولانا نے جو اسی قسم کے مولانا تھے۔ جن کا ہمیں بہت تجربہ ہے۔ کیونکہ مولانا قسم کے لوگ ہی تھے۔ جو شروع سے ہی نظریہ پاکستان کو خلاف اسلام قرار دیتے رہے ہیں۔ پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ کہ وادی کشمیر کے سو فیصدی مسلمان اور آزاد کشمیر کے ۹۵ فیصدی مسلمان ہندوستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے خود اس تقریر کو سراہا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر ڈر کس بات کا ہے۔ پنڈت جی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کیلئے کیوں تیار نہیں ہو جاتے۔ لیکن تیار ہوں تو کیوں کر ہوں۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کشمیری عوام مسلم کانفرنس کے ساتھ ہیں نیشنل کانفرنس کے ساتھ نہیں۔ آپ نے چہرہ ہندوستانی مسلمانوں کی اس یادداشت کا بھی ذکر کیا۔ جو پنڈت نہرو نے ان سے لکھوا کر ڈاکٹر گراہم کو بھجوائی ہے۔ آپ نے کہا یہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ پنڈت نہرو دنیا کی رائے عامہ کو متاثر کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔

نظم و ضبط اور اتحاد

اخیر میں خان لیاقت علی خان نے قوم کو متحد رہنے اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کی پرزور تلقین کی۔ آپ نے فرمایا ایک موقعہ پر میں نے کہا تھا۔ کہ ہمارا اتحاد اور ہمارا عزم ہی ہمارا ایٹم بم ہے۔ یہی وہ ایٹم بم ہے۔ جس سے ہم نے پاکستان حاصل کیا۔ اور یہی وہ ایٹم بم ہے کہ جس سے ہم دشمن پر فتح پائیں گے۔

نیشنل گارڈز اور قومی رضاکاروں کا عظیم الشان اجتماع

لاہور ۲۱ اگست۔ آج وزیر اعظم خان لیاقت علی خان نے نیشنل گارڈز قومی رضاکاروں۔ پولیس اور اے۔ آر۔ پی کے یونٹوں کے عظیم الشان اجتماع میں سلامی لی۔ یہ اجتماع منٹو پارک میں ہوا۔ یہ وہی پارک ہے۔ جہاں ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا تھا۔ جس میں پاکستان کی مشہور عالم قرارداد منظور کی گئی تھی۔ سلامی سے فارغ ہونے کے بعد خان لیاقت علی خان نے ایک جیپ میں سوار ہو کر تمام یونٹوں کا معائنہ کیا۔ فضائی کلب کے ایک جہاز نے اس پریڈ کے موقعہ پر فضا میں پھول بکھیرے۔ ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے اس پریڈ کو دیکھا۔ دیکھنے والوں میں گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر اور وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین بھی شامل تھے۔ بعد میں وزیر اعظم اے۔ آر۔ پی ہیڈ کوارٹر اور سول ڈیفنس کے محکمہ جات کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

مصدق اور ہیریمن کے درمیان مزید ملاقاتیں

تہران ۲۱ اگست۔ آج یہاں برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر سٹوکس اور صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندے مسٹر ہیریمن نے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے پھر ملاقات کی۔ یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ ان انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ طرفین کے وفود کے درمیان دوبارہ بات چیت کب شروع ہوگی۔

پھر وہی بات

واشنگٹن ۲۱ اگست۔ امریکہ میں ہندوستانی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت نے وہاں کے اخبار نیو یارک ہیرلڈ ٹریبیون کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہم نے برصغیر کی تقسیم کو دو قوموں کی تھیوری کے اصول پر تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے کہ اگر اس چیز کو گوارا نہیں کیا جاتا تو برطانوی راج اتنی جلدی ختم نہ ہوتا۔ انہوں نے اب بھی امید ظاہر کی۔ کہ ایک نہ ایک دن دونوں پھر ایک ہو جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

امداد درویشان قادیان

(از مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان)

بوقت تقسیم ہند انخلاء پنجاب کے حادثہ عظیم سے کون واقف نہیں۔ اس خوفناک تاریکی میں منارۃ المسیح کی روشنی بھٹکے ہوئے کی رہنمائی اب تک کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز تاقیامت کرتی رہے گی۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل کے ماتحت قادیان کے شعائر اللہ کی خدمت اور حفاظت کے لئے درویشوں کو توفیق عطا کی ہے۔ جن کی امداد بقوم کی صورت میں مندرجہ ذیل احباب نے فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ اور اس کے بدلے ان پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ آمین

نمبر	نام معطی	مقام	رقم
۱	ملک شمیم احمد صاحب	آڑھا	۵ — ۰ — ۰
۲	مکرم عبد الوہاب خاں صاحب	کانپور	۴ — ۰ — ۰
۳	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	سجے پور	۱۰ — ۰ — ۰
۴	محمد عبد اللہ صاحب زرگر	لاہور	۵ — ۰ — ۰
۵	حکیم محمد رمضان صاحب	انبالہ	۱۰ — ۰ — ۰
۶	مکرم عبد الغفار صاحب حمید	راولپنڈی	۱۵ — ۰ — ۰
۷	محترمہ اہلیہ محمد غوث صاحب	حیدرآباد دکن	۲۵ — ۰ — ۰
۸	مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب	کانپور	۲۰ — ۰ — ۰
۹	" عبد اللطیف صاحب	"	۲۰ — ۰ — ۰
۱۰	" محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵ — ۰ — ۰
۱۱	اہلیہ عبد اللطیف صاحب	"	۱۰ — ۰ — ۰
۱۲	مکرم محمد شفیع صاحب	"	۴ — ۰ — ۰
۱۳	مکرم حبیب اللہ خانصاحب		۲ — ۰ — ۰
		میزان	۱۳۵ — ۰ — ۰

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

مرکز میں آنیکا ایک اور موقعہ ـــ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۶ء

اصحاب احمد

صحابہ مسیح موعود کا سب سے پہلا مبسوط تذکرہ

یہ عجیب و غریب بے نظیر کتاب عرصہ دراز کی محنت مدکاوش اور تحقیق و تلاش کے بعد ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے نہایت عمدگی اور نفاست کے ساتھ شائع کی ہے۔ بڑی تقطیع حجم ۲۳۲ صفحات کاغذ اعلےٰ اور نفیس۔ صحابہ کے متعدد فوٹو۔ قادیان کے مقدس مقامات کے ۱۵ نایاب نقشے۔ قیمت تین روپے

(انچارج بکڈپو تحریک)

اعلان نکاح

عزیزہ رشیدہ بیگم بنت میاں عبد الصادق صاحب احمدی سکنہ کوٹیاں ڈاکخانہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیز مبارک احمد صاحب ولد میاں محمد صادق صاحب ساکن محلہ دارالرحمت قادیان حال مشین محلہ جہلم سے بعوض مبلغ سات صد روپیہ خاکسار نے ۱۳ر مئی ۱۹۵۶ء کو بمقام کوٹیاں پڑھا

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

شکریہ

کیپٹن محمد یوسف صاحب آف کوہاٹ نے اپنے والد مرحوم مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی طرف سے مستحق طلباء کو وظیفہ دینے کے لئے -/۴/۲۰۰ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے

(نظارت بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ ۱۳۳۵ھش ۱۹۵۶ء

ابھی سے ادا کیجئے

بعض احباب جلسہ سالانہ کا چندہ سال کے آخیر پر ادا کرتے ہیں۔ جس سے انہیں یکمشت ادا کرنے کے باعث بوجھ محسوس ہونے کے علاوہ ہمیں بھی انتظامات جلسہ سالانہ بالخصوص فراہمی غلہ و اجناس اور ضروری سامان وغیرہ مہیا کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سلسلہ اگست ستمبر بلکہ جولائی ہی میں شروع ہو جاتا ہے

اس لئے جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اور احباب کرام کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ مقررہ شرح (یعنی اپنی ایکماہ کی آمد کا کم از کم دس فیصدی) کے مطابق شروع مالی سال ہی سے بالاقساط ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں تاکہ انہیں بھی آسانی رہے۔ اور محکمہ متعلقہ کو بھی مشکل پیش نہ آئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا (نظارت بیت المال ربوہ)

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عرب و انگلستان نے یہ تقریر ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ جس میں اسلام کی مذہبی آزادی اور قتل مرتد کے متعلق مبسوط بحث کی ہے اور اس بارہ میں قرآن مجید اور احادیث سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس میں احراریوں کے اس خطرناک پراپیگنڈا کا جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں مسکت جواب دیا گیا ہے

اس تقریر کے اختتام پر مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے شدید تقاضا ہوا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ کاغذ کی گرانی کے باوجود اسے طبع کرایا گیا۔

جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لئے اکٹھے آرڈر بھجوا دیں

قیمت ۱۲ر محصولڈاک علاوہ (انچارج بکڈپو تحریک جدید)

اعلان امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام آئندہ سہ ماہی امتحان کے لئے بطور نصاب قرآن مجید باترجمہ کا چوتھا پارہ اور کتاب "تبلیغی خط" مقرر ہوئی ہے (جو کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تصنیف ہے) امتحان ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ کتاب دفتر لجنہ سے مل سکیگی۔ قیمت ۵ر ہے۔ تمام لجنہ اماء اللہ سے زیادہ ممبرات کو شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور امتحان دینے وال ممبرات کے نام بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

درخواستہائے دعا

مرزا عبد المنان صاحب راحت گوالمنڈی راولپنڈی بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کو درد گردہ کی بھی شکایت ہے۔

چوہدری سعید احمد صاحب کوئٹہ سے جمعداری کے کورس کا امتحان دے کر آئے۔

فیض الحق صاحب آرڈیننس آفیسر سویلین کوئٹہ بمع اپنی والدہ ماجدہ کے جو معمر ہیں۔ حج کے لئے جا رہے ہیں۔

مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک لمبے عرصہ سے سخت مشکلات میں مبتلا چلے آ رہے ہیں

خانزادہ امیر اللہ صاحب موضع اسماعیلہ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں

محمد شفیع صاحب سٹور کیپر ریڈ کراس ہوم سیالکوٹ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔

نور بیگم صاحبہ بورے والا لکھتی ہیں کہ عزیزہ قدیر کا اپریشن ہونے والا ہے

خادم حسین صاحب زاہدان مشرقی ایران سے لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ مشفقہ کراچی میں انتہائی ضعیف ہو چکی ہیں۔ ان کو سخت پریشانی ہے

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیابی اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۲ اگست ۱۹۵۱ء

احادیث کی بے کسی

۲

مودودی صاحب نے جن احادیث پر انحصار فرمایا ہے۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) من بدل دینہ فاقتلوہ

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ الا باحدی ثلاث النفس بالنفس والثیب الزانی والمفارق لدینہ التارک للجماعۃ (بخاری کتاب الدیات ومسلم کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد)

(۳) حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امر مسلم الا رجل زنی بعد احسانہ اوکفر بعد احصانہ اوکفر بعد اسلامہ والنفس بالنفس (نسائی باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم)

(۴) حضرت عثمانؓ کی روایت ہے۔ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث رجل کفر بعد اسلامہ او زنی بعد احصانہ او قتل نفس بغیر نفس (نسائی باب ایضاً)

سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث رجل زنی بعد احصانہ فعلیہ الرجم او قتل عمداً فعلیہ القود او ارتد بعد اسلامہ فعلیہ القتل (نسائی باب الحکم فی المرتد)

(۵) حضرت ابوموسےٰ اشعری سے روایت ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن ثم ارسل معاذ بن جبل بعد ذالک فلما قدم قال ایھا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم فالقی لہ ابو موسیٰ وسادۃ لیجلس علیھا فاتی رجل کان یھودیا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ و رسولہ ثلث مرات فلما قتل قعد۔ (نسائی باب حکم المرتد۔ بخاری باب حکم المرتد والمرتدہ واستتابتہم۔ ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد)

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کان عبد اللہ بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان ابن عفان فاجارہ رسول اللہ (ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد)

اس آخری واقعہ کی تشریح حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت میں ہم کو یہ ملتی ہے۔

لما کان یوم فتح مکۃ اختبا عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلثاً کل ذلک یابی فبایعہ ثلث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حین رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین (ابوداؤد ایضاً)

(۷) حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ ان امرأۃ ارتد یوم احد فامر النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان تستتاب فان تابت والا قتلت (بیہقی)

(۸) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ ان امرأۃ ام رومان ارتدت فامر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بان یعرض علیھا الاسلام فان تابت والا قتلت (دار قطنی بیہقی)

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صلا تا ۱۷)

مودودی صاحب کی پیشکردہ احادیث ۲ و ۳ و ۴ کے مقابلہ میں ہم مندرجہ ذیل احادیث پیش کرتے ہیں۔

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا فی احدی ثلث رجل زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا للہ و رسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی او یقتل نفسا فیقتل بھا (ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد)

(۲) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث خصال زان محصن یرجم او رجل قتل رجلا متعمدا فیقتل او رجل یخرج من الاسلام فیحارب اللہ عزوجل و رسولہ فیقتل او یصلب او ینفی من الارض (نسائی۔ کتاب المحاربۃ باب الصلب)

(۳) حدثنی ابو قلابۃ (فی حدیث طویل) فو اللہ ما قتل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احداً قط الا فی احدی ثلاث خصال۔ رجل قتل بجریرۃ نفسہ فقتل او رجل زنی بعد احصان او رجل حارب اللہ و رسولہ وارتد من الاسلام (بخاری باب الدیات باب القسامۃ)

(۴) حدثنی سلمان ابو رجا مولی ابی قلابہ عن ابی قلابۃ .... فقال (عمر بن عبد العزیز) ما تقول یا عبد اللہ بن زید قلت ما علمت نفسا حل قتلھا فی الاسلام الا رجل زنی بعد احصان او قتل نفسا بغیر نفس او حارب اللہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ آیۃ)

(قتل مرتد صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲)

ان تمام احادیث میں حارب اللہ ورسولہ کی قید موجود ہے۔ تیسری اور چوتھی صحیح بخاری کی احادیث ہیں۔ ہم مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے علماء سے پوچھتے ہیں (۱) کیا مودودی صاحب کا فرض نہیں تھا۔ کہ وہ ان احادیث کو بھی پیش کرتے اور حارب اللہ و رسولہ کے اضافہ سے جو نمایاں فرق پیدا ہوتا ہے۔ اس پر بحث کر کے اپنے نقطہ نظر کی ترجیح ثابت کرتے۔ کیا یہ سراسر بددیانتی نہیں ہے کہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ کی جانچ پڑتال کرتے وقت ایسی احادیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ جن میں ایک ایسی شرط موجود تھی جو آپ کے اس نظریہ کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ کہ احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے۔ کیا ہمارا یہ خیال کہ مودودی صاحب نے دیدہ دانستہ بددیانتی کے پیش نظر ان احادیث کو زیر بحث لانا پسند نہیں فرمایا۔ تاکہ جن لوگوں کو آپ دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم نہ ہو کہ اس انداز کی اور بھی احادیث ہیں۔ جن میں حارب اللہ ورسولہ کی شرط ہے۔

دوم کیا ہماری پیشکردہ احادیث کی موجودگی میں فقہ کے مسلمہ اصول کے مطابق کہ مطلق پر مقید کو ترجیح ہے۔ مودودی صاحب کی پیشکردہ احادیث ۲-۳-۴ کی کوئی وقعت رہ جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ احادیث صحیح نہیں ہیں۔ بلکہ مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق جو عقلاً بھی درست ہے۔ ہماری پیشکردہ احادیث آپ کی پیشکردہ احادیث کو بھی مقید کر دیتی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اس قاعدہ کے مطابق ان احادیث کو ترجیح نہ دیں۔ جن میں حارب اللہ و رسولہ کی قید موجود ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ احادیث فقہ کے قاعدہ کے مطابق قابل ترجیح ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ قرآن کریم کے مخالف نہیں ٹھیرتے

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ شرعاً قتل نفس ارتداد کی وجہ سے قطعاً نہیں بلکہ حارب اللہ ورسولہ کی وجہ سے ہے۔ یعنی اصل جرم حربی ہوتا ہے نہ کہ ارتداد۔

اب ہم مودودی صاحب کی پیشکردہ حدیث من بدل دینہ فاقتلوہ کو لیتے ہیں۔ مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق یہاں بھی حارب اللہ ورسولہ کے الفاظ کی شرط ماننا پڑے گی۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث اس طرح وارد ہے۔

حدثنا ابو النعمان محمد بن الفضل حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقھم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت لم احرقھم لنہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتھم لقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (بخاری جلد ۴۔ کتاب استتابۃ المرتدین)

یعنی عکرمہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زنادقہ پر آئے۔ پس آپ نے ان کو جلا دیا پس یہ خبر ابن عباس رضؓ کو پہنچی۔ انہوں نے

فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان کو ہرگز نہ جلاتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہ تم وہ عذاب لوگوں کو نہ دو جو عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ بلکہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو اپنا دین بدلے۔ اس کو قتل کرو

اس حدیث کے پس منظر کو دیکھئے کہ کیا ہے۔ سوال یہاں یہ نہیں تھا کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے یا نہیں بلکہ سوال یہ تھا کہ جن مرتدین پر یہ حد لگائی جا سکتی ہے۔ ان کو جلانا جائز ہے یا نہیں حضرت عبداللہ ابن عباس نے جو فیصلہ دیا وہ یہ باور کر کے دیا کہ ایسے مرتدین کو سزا دی جا سکتی ہے۔ اس لئے اس کی تشریح کی ضرورت ہی نہ تھی۔ سوال صرف قتل اور احراق کا تھا۔ اختصار کے لئے آپ نے فرما دیا۔ کہ احراق جائز نہیں تھا بلکہ قتل کرنا چاہیئے تھا۔ اسی طرح باقی ایسی احادیث کی موقعہ و محل کے لحاظ سے توجیہہ کی جا سکتی ہے کہ کیوں حارب اللہ و رسولہ قسم کی شرائط ان میں بیان نہیں ہوئیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ چونکہ عموماً ایسے واقعات میں ارتداد قدر مشترک ہوتی تھی۔ اس لئے اختصار کے لئے مرتد کا لفظ استعمال کر لیا جاتا تھا۔ اور پوری تشریح نہیں کی جاتی تھی۔ یہی باعث ہے اس غلطی کا کہ حامیان قتل مرتد نے ان احادیث میں جہاں مطلق ارتداد کا ذکر آتا ہے۔ اصل ماحول اور پس منظر کو تو نظرانداز کر دیا۔ اور ارتداد کا لفظ پکڑ کر بیٹھ گئے۔

حدیث من بدل دینہ فاقتلوہ کے پیش کرنے میں بھی مودودی صاحب نے بڑی بددیانتی سے کام لیا ہے۔ آپ نے یہ حدیث پیش کر کے مختلف کتب حدیث کا ذکر کر دیا ہے۔ مگر ان حوالوں میں سے ایک بھی پوری حدیث نقل نہیں فرمائی۔ تاکہ اس کے پس منظر کا علم نہ ہو جائے صحیح بخاری میں جس طرح یہ حدیث آئی ہے ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے۔ مودودی صاحب کو چاہیئے تھا کہ کم از کم صحیح بخاری کی پوری حدیث پیش کرتے۔ ہمیں یقین ہے کہ انہوں نے دیدہ دانستہ فریب دینے کے لئے ایسا کیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان کو معلوم تھا کہ عکرمہ تمام محدثین کے نزدیک ایک نہایت غیر معتبر راوی ہے۔ اس پر خارجی ہونے کا اتہام ہے۔ ابن مسیب اس کو کذاب کہتے ہیں۔ سلیمان بن معبد کی روائت ہے۔ کہ اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا گیا تھا حضرت حسین نے اس پر اپنے باپ حضرت علی رض پر افترا باندھنے کا الزام لگایا اور اس کو اپنے دروازہ سے باندھ رکھا۔

خیر، مودودی صاحب نے یہی نہیں کیا کہ حدیث من بدل دینہ کا پس منظر صحیح بخاری سے نقل نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے یہ فریب بھی کیا ہے کہ اس پس منظر کو فتح الباری سے جو بخاری کی شرح ہے اپنے کتابچہ میں صہ۱۲ پر خلفائے راشدین رض کی آٹھویں نظیر حضرت علی رض کے اس واقعہ کو بتایا ہے۔ اور یہ بھی نہیں سوچا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر احراق کا الزام لگانا کتنا کریہہ ہے۔ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو بچپن سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رہے کہ گویا یک جان دو قالب تھے۔ وہ اتنا بھی نہیں جانتے تھے کہ احراق اسلام میں ممنوع ہے۔ وہ حضرت علی رض جن کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔

عکرمہ جیسا خارجی راوی اور یہ روائت۔ اللہ اللہ یہ خون آشام سیاسی مولوی کتنے سفاک ہیں کہ ناحق خونریزی کے جواز کے لئے بڑی سے بڑی ہستی پر اتہام کی تائید سے بھی نہیں چوکتے۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

عبداللہ ابن سرح کا واقعہ ذرا زیادہ وضاحت طلب ہے۔ اس لئے ہم پہلے مودودی صاحب کی ساتویں اور آٹھویں حدیث جو ام مروان کے متعلق ہے لیتے ہیں۔ اول تو تعلیق شرح دار قطنی صہ۳۳۹ میں لکھا ہے۔ کہ ونقل ابن طلاع فی الحکام انہ لم ینقل عن النبی صلعم انہ قتل مرتدۃ

یعنی ابن طلاع نے حکام میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ مروی نہیں کہ آپ نے کبھی کسی مرتد عورت کو قتل کروایا ہو۔

پھر ام مروان کے متعلق مبسوط جلد ۱۰ صنا میں لکھا ہے۔

فان ام مروان کانت تقاتل وتحرض علی القتال وکان مطاعۃ فیھم

یعنی ام مروان جنگ کیا کرتی تھی۔ اور دوسرے لوگوں کو جنگ کے لئے اکسایا کرتی تھی۔ اور وہ اپنی قوم کی لیڈر تھی۔

ہم مولانا امین احسن اصلاحی سے ہی پوچھتے ہیں۔ کہ ایسی روایات کو نفس ارتداد کی سزائے قتل کے لئے بطور ثبوت پیش کرنا کیا جائز ہے اور پھر ایسے عالم دین کے لئے جو علم دین کا اپنے آپ کو ارسطوئے عصر اور افلاطون زمانہ سمجھتا ہو۔ یہ اس کے جہل کا ثبوت ہے یا علم کا؟

یہاں ہم ایک بات اور بھی واضح کرنا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب نے ان روایات کے متعلق اس بات پر زور دیا ہے کہ بیہقی کی دوسری روائت میں "فابت ان تسلم فقتلت" یعنی ام مروان پر اسلام پیش کیا گیا۔ تو اس نے انکار کیا۔ اور وہ قتل کی گئی۔ یہاں سے بعض لوگوں نے مرتد کی توبہ اور نہ توبہ کا سوال پیدا کیا ہے۔ اور اس میں بہت سی باریکیاں نکالی ہیں۔

اس کی اصل حقیقت قرآن کریم کی انہی آیات سے صاف واضح ہو جاتی ہے۔ جو مودودی صاحب نے قتل مرتد کا قرآن سے حکم نکالنے کے لئے تحریف بالمعنی کر کے پیش کی ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت اور رحیمیت کے دامن کو اتنا وسیع کرتا ہے۔ کہ وہ بڑے سے بڑے امام کفر اور اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمن سے دشمن کو بھی خواہ اس نے کتنی سفاکیاں کی ہوں خواہ اس نے کتنے ظلم و ستم ڈھائے ہوں۔ ایک خاص آخری حد تک توبہ کا موقعہ دیتا ہے۔ اس کی غرض ہر انسان کو تباہی سے بچانا ہے۔ لیکن جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اب یہ کفر کے اس مقام پر پہونچ چکا ہے کہ یہاں سے لوٹنا مشکل ہے۔ تو پھر اپنی حد جاری کر دیتا ہے جس طرح کہ فرعون کے ساتھ ہوا اس سے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر اس شخص کو جس پر شرعی حد واجب ہو چکی ہو۔ توبہ کا موقعہ دیتے۔ اور ملک کی تقلید میں مسلمان لڑنے سے پہلے اسلام پیش کرتے۔ دراصل یہ ایک بہت بڑی رعائت ہوتی تھی۔ افسوس ہے کہ مولویوں کی موشگافیوں نے اسکو بھی اسلام کے چہرہ کا داغ بنا کر رکھ دیا اور آج غیر قومیں اور غیر مذاہب والے اس رحمت کو اپنی تاریکیوں کے سایہ میں دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ دیکھا نا ہم نہ کہتے تھے کہ "اسلام تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے"۔ کتنے پیارے الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے۔

فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین ونفصل الآیات لقوم یعلمون

اور اس سے پہلے جہاں یہ پیشکش کی گئی ہے آخری الفاظ ہیں

فخلوا سبیلھم ان اللہ غفور رحیم

اسی وجہ سے ام مروان اور باقی تمام ان مرتدین کو جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے رہے۔ باوجود ان کی سفاکیوں کے ایسی سفاکیوں کے کہ ان کا قتل واجب ہو چکا تھا۔ ان کو توبہ کا موقع دیا جاتا تھا۔ اس لئے نہیں کہ اسلام ان پر جبر سے ٹھونسا جائے۔ بلکہ اس لئے کہ

ان اللہ غفور رحیم

یہی وجہ ہے کہ عبداللہ ابن ابی سرح جیسے ظالم انسان کو معاف کر دیا گیا اور حضرت عثمان رض کی سفارش مان لی گئی بعینہٖ اسی طرح جس طرح عکرمہ بن ابو جہل کو معاف کر دیا گیا۔ اور ہندہ جیسی جگر خوار کو معاف کر دیا گیا۔ اور فتح مکہ پر دوسرے دشمنان عقیدہ کو معاف کر دیا گیا۔

آیئے اب ذرا عبداللہ ابن ابی سرح کے واقعہ کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ اس کے قتل کا حکم نفس ارتداد کی وجہ سے تھا یا اور بہت سی وجوہات کی بنا پر؟

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مکہ میں بطور فاتح داخل ہوئے تو آپ نے عام اعلان کر دیا تھا کہ

لا تثریب علیکم الیوم

یعنی آج تم پر کوئی جرم باقی نہیں رہا۔ سب کو معاف کیا جاتا ہے۔ اس عام حکم کے باوجود گیارہ اشخاص تھے جن کو معافی نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ رسول کریم صلعم نے ان کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ انہی میں عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا۔ اس استثنا کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے لئے فرعون کی طرح توبہ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ ان میں سے بھی چار ابن خطل اس کی ایک لونڈی حویرث بن نقید اور مقیس بن الاسود قتل کئے گئے۔ اور باقی ابن خطل کی ایک لونڈی عکرمہ بن ابی جہل حبار بن الاسود۔ کعب بن زبیر۔ ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان وحشی بن حرب اور عبداللہ بن ابی سرح کو معافی دی گئی۔ ان گیارہ میں سے شاید دو ہی مرتد تھے۔ ایک مقیس بن صبابہ اور دوسرا عبداللہ بن ابی سرح جن لوگوں کو معاف کیا گیا۔ تقریباً وہی ہیں۔ جن کی کسی نہ کسی نے سفارش کی۔ عبداللہ ابن ابی کی سفارش حضرت عثمان نے کی کیونکہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا۔ انہوں نے اسے کئی دن اپنے گھر میں چھپائے رکھا۔ دو ام ہانی آنحضرت صلعم کی چچا کی بیٹی کی سفارش پر بچ گئے۔ عکرمہ اپنی بیوی کی سفارش پر ہندہ اور اس کا غلام وحشی بن حرب ابو سفیان کی سفارش پر بچ گئے۔ ابن خطل کی ایک لونڈی نے بھی معافی مانگ لی۔ باقی چار قتل ہوئے۔ سوال یہ ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح کو توبہ کی وجہ سے معافی دی گئی۔ یا حضرت عثمان رض کی سفارش کی وجہ سے؟ اگر توبہ کی وجہ سے معافی دی گئی ہوتی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یہ کس طرح فرماتے۔ کہ کیا تمہارے اندر کوئی ایک بھلا آدمی موجود نہیں تھا۔ کہ جب اس نے دیکھا۔ کہ میں نے بیعت سے ہاتھ روک رکھا ہے۔ تو آگے بڑھتا اور اس شخص کو قتل کر دیتا۔ (ابو داؤد)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اسکو توبہ کی وجہ سے معافی نہیں دی تھی۔ ورنہ بیعت سے ہاتھ روکنے کے کیا معنی ہیں۔ پھر آنحضرت نے اس وقت کہا جب وہ معافی لیکر چلا گیا تھا۔ یعنی اس وقت بھی آپ کا یہی خیال تھا۔ کہ اس کو معافی نہیں دینا چاہیئے تھی۔ پھر آپ نے معافی کیوں دی۔ اس لئے کہ

(باقی دیکھیں صـ کالم اول پر)

کیا عیسائیت عالمی اصلاح کی دعویدار ہے؟

(از مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب بھی دنیا میں ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے۔ اس نے آفتاب روحانیت کو طلوع فرمایا۔ ان سماوی وجودوں کی ضیاء پاشیوں سے کفر و ضلالت کے بادل چھٹ گئے اور دنیا ایک دفعہ پھر اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر سجدہ ریز ہوئی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھانے کا دعویٰ نہیں کیا۔ البتہ یہ ہوا ہے۔ کہ بعض مذاہب کے پیروؤں نے تاویلات بعیدہ سے اپنے مذاہب کی طرف وہ باتیں منسوب کی ہیں۔ جو ان مذاہب کے بانیوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ بلکہ جن کی انہوں نے بار بار تردید کی ہے۔ چنانچہ یہی حال عیسائی مذہب کا ہے۔ آج عیسائیت یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کی اصلاح کے لئے نازل ہوئی تھی۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ کے صریح ارشادات اس کے خلاف موجود ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ہم ان کے اس ادعا باطلہ کا کتب عہد عتیق و جدید کی روشنی میں جائزہ لیکر بطلان ثابت کریں گے۔ و باللہ التوفیق۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض متی $\frac{5}{17}$ میں یوں بیان فرماتے ہیں۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔ چنانچہ جن کتب کی تکمیل کے لئے وہ مبعوث ہوئے تھے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ رب العالمین کا نہیں بلکہ رب اسرائیل کا تصور پیش کرتی ہیں۔ نمونتہً چند حوالہ جات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ سموئیل $\frac{25}{32}$ میں ہے۔ "خداوند بنی اسرائیل کا خدا مبارک ہے"

۲۔ تواریخ $\frac{16}{36}$ میں ہے۔ "خداوند بنی اسرائیل کا خدا ازل سے ابد تک مبارک ہو"

زبور $\frac{72}{18}$ میں ہے۔ "خداوند خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہو۔ وہی عجیب و غریب کام کرتا ہے۔"

(۲) حضرت مسیحؑ کا خود اپنا طرز عمل بھی یہی تھا۔ کہ وہ غیر اقوام میں تبلیغ نہیں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کی بعثت صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے ہوئی ہے۔ انجیل متی $\frac{15}{21 \text{ تا } 26}$ میں مذکور ہے:۔

"تب یسوع وہاں سے روانہ ہو کر صور اور صیدا کی اطراف میں گیا۔ اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بد روح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اس کے شاگردوں نے پاس آکر اس سے عرض کی کہ اسے رخصت کر دے۔ کہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس نے آکر اسے سجدہ کیا۔ اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا۔ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔"

اسی پر بس نہیں متی $\frac{7}{6}$ میں اپنے حواریوں کو تعلیم دی "وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو۔ اور اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وے انہیں پامال کریں۔ اور پھر کر تمہیں پھاڑیں۔"

غیر اقوام کے افراد کو تبلیغ نہ کرنے کی وجہ متی $\frac{15}{24}$ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

"میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(۲) "ابن آدم آیا ہے۔ کہ کھوئے ہوئے کو ڈھونڈ کے بچا دے۔" (متی $\frac{18}{11}$)

"کھوئی ہوئی بھیڑ" کے الفاظ گم کردہ راہ ہدایت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو زبور $\frac{119}{176}$

پطرس کی انجیل مرقس $\frac{7}{27}$ میں ہے۔ "اس نے اس سے کہا۔ پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے۔ کیونکہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔"

(۳) عیسائی صاحبان جن آیات کا غلط مفہوم لیکر اپنے دعویٰ کی دلیل بناتے ہیں۔ انہیں مناسب تشریح کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(ل) "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو" (متی $\frac{28}{19}$)

"سب قوموں" کے الفاظ سے بنی اسرائیل کے بارہ قبائل ہی مراد ہیں۔ اسی کتاب کی آیت ۱۹ باب ۲۸ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

"یسوع نے ان سے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو۔ بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔"

اس حوالہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ مسیح کی حکومت بنی اسرائیل کے بارہ گروہوں پر ہی رہے گی۔

سب قوموں کا لفظ لوقا $\frac{24}{47}$ میں بھی استعمال ہوا ہے۔

"اور یروشلم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اس کے نام سے کی جائیگی۔"

یہاں بھی "سب قوموں" کے لفظ سے بنی اسرائیل کے قبائل ہی مراد ہیں۔ اور قوموں کے لفظ کا استعمال ایسا ہی ہے جیسا یرمیاہ نبی کے متعلق یرمیاہ $\frac{1}{19}$ میں ہے۔ "اور قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھیرایا۔"

حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ یرمیاہ نبی صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ نہ کہ تمام دنیا کی اقوام کے۔

(ب) مرقس باب ۱۶ میں مذکور ہے۔ کہ مسیحؑ نے اپنے جی اٹھنے کے بعد اپنے شاگردوں کو فرمایا:۔

"تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔" (مرقس $\frac{16}{15}$)

پھر اعمال کی کتاب میں مسیحؑ نے فرمایا:۔

"جب روح القدس تم پر نازل ہوگا۔ تو تم قوت پاؤ گے۔ اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔" اعمال $\frac{1}{8}$

ان ہر دو حوالہ جات کی وضاحت کے لئے ہم لوقا $\frac{2}{1}$ کو دیکھتے ہیں:۔

"ان دنوں میں ایسا ہوا۔ کہ قیصر اگوستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا۔ کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔"

ظاہر ہے کہ یہ قیصر تمام دنیا کا حکمران نہ تھا۔ جو ساری دنیا کی مردم شماری کا حکم دیتا۔ پس واضح رہے کہ یہ ایک محاورہ ہے جو مبالغہ کے طور پر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکی تائید مسیحی مفسرین نے بھی کی ہے۔ مشہور مسیحی مفسر پادری ڈاکٹر ایچ۔ یو ٹینسٹن اپنی کتاب تفسیر متی مترجمہ پادری طالب الدین بی۔ اے کے صفحہ ۶۵۳ پر زیر آیت $\frac{24}{14}$ لفظ "تمام دنیا" کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔

"یہ ایک محاورہ ہے۔ جو عام بول چال میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہم کہا کرتے ہیں۔ کہ ساری خلقت جمع ہو گئی۔ مگر مراد ایک بڑی بھیڑ سے ہوتی ہے" آگے چل کر بتاتے ہیں۔ کہ آیت زیر تفسیر میں لفظ "تمام دنیا" کا استعمال رومی سلطنت کے ممالک کے لئے ہوا ہے۔

(ج) متی $\frac{10}{5-6}$ کی عبارت "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ پہلے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ۔" میں سے "پہلے" کے لفظ سے سہارا لے کر عیسائی دنیا یہ ثابت کرنا چاہتی ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے بعد غیر اقوام میں تبلیغ کی اسے اجازت ہے۔ حالانکہ ان آیات سے مطلق اسرائیلیوں کے شہروں میں پھرنا مراد نہیں۔ بلکہ انہیں مسیحی بنانا مراد ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ جب تک اسرائیلی مسیحی نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک انہیں غیر اقوام کی طرف جانے کا حق حاصل نہیں۔ اور حضرت مسیحؑ نے خود واضح فرما دیا۔ کہ یہ کام مسیح ثانی کی آمد تک پورا نہ ہوگا۔

"جب وے تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ۔ کیونکہ میں تم کو سچ کہتا ہوں۔ کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں پھر نہ چکو گے۔ کہ ابن آدم آ جائیگا" (متی $\frac{10}{23}$)

اس آیت سے بالبداہت ثابت ہے۔ کہ یہاں اسرائیلی شہروں میں پھرنا مراد نہیں۔ کیونکہ وہ تو چند مہینوں کا کام تھا۔ بلکہ یہاں انہیں مسیحی بنانا ہی مراد ہے۔ جو مسیح ثانی کی آمد سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ پس مسیح کی آمد ثانی تک غیر قوموں کو مخاطب کرنے میں مسیحی لوگ حق بجانب نہیں۔ بلکہ حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے خلاف چلنے والے ہیں۔

(د) حضرت مسیحؑ کے حواری بھی غیر اقوام میں منادی کو جائز نہ سمجھتے تھے۔ چند رسولوں کے متعلق لکھا ہے:۔

"وے جو اس جور و جفا سے جو کہ اسٹیفن کے سبب سے برپا ہوئی۔ تتر بتر ہو گئے تھے۔ پھرتے پھرتے فینیکے و کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے۔ مگر یہودیوں کے سوا کسی کو کلام نہ سناتے تھے۔" (اعمال $\frac{11}{19}$)

پطرس کے ایک جگہ غیر قوموں میں منادی کرنے پر حواری اس سے ناراض ہوئے۔ اور اس کے یروشلم میں آنے پر مختون اس سے بحث کرنے لگے۔ کہ تو نامختونوں کے پاس گیا۔ اور ان کے ساتھ کھایا۔

(اعمال $\frac{11}{2-3}$)

حواریوں نے ایسا اس لئے کیا۔ کہ یہودیوں کے لئے غیر اقوام کے ہاں جانا بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ پطرس نے قیصریہ کے صوبہ دار کرنیلیس نامی کو بتایا۔

"تم جانتے ہو۔ کہ یہودی کو غیر اقوام والے سے صحبت رکھنا یا اس کے ہاں جانا ناجائز ہے" (اعمال $\frac{10}{28}$)

ممکن ہے کسی کو یہ خیال گذرے۔ کہ ان واضح دلائل کی موجودگی میں یہ لوگ کس طرح غیر اقوام میں تبلیغ کی جرأت کرتے ہیں۔ تو واضح رہے۔ کہ ان لوگوں کا ایمان ہے۔ کہ دین کی اشاعت کے معاملہ میں ہر جائز، ناجائز طریق درست ہے۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے۔

"میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں۔ ان کے لئے شریعت کا ماتحت ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں۔ اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا۔ کہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ (اگرچہ خدا کے نزدیک بے شرع نہ تھا۔ بلکہ مسیحؑ کی شریعت کے تابع تھا) (حالانکہ یہی پولوس گلتیوں $\frac{3}{13}$ میں شریعت کو لعنت قرار دیتا ہے۔ راقم)۔ کمزوروں کے لئے کمزور بنا۔ تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں۔ تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں اور میں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں۔ تاکہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوؤں"۔ ۱۔ کرنتھیوں $\frac{9}{20 \text{ تا }}$

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں یا وفات پا گئے ہیں؟

از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ربوہ

(۲)

تشریح

(۱) اس کلام کا ماسبق بتاتا ہے کہ یہود کے افعال تدریجاً بد سے بدتر ہوتے چلے گئے تھے اور حضرت مسیح ناصریؑ کے زمانہ میں بہایت ہی خراب ہو گئے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآنی وحی کے ذریعہ ان میں سے بعض کا ذکر کیا ہے جیسے

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ (النساء ع ۲۲)

ترجمہ۔ ہم نے ان پر طور پہاڑ کو بلند کیا۔ تاکہ ہم ان سے عہد لیں اور ہم نے ان کو (کسی خاص شہر کے) دروازہ سے داخل ہونے کیلئے کہا۔ اس حال میں کہ وہ سجدہ کناں ہوں اور ہم نے ان کو سبت کے دن حد سے باہر نہ نکل جانیکا حکم دیا اور ہم نے ان سے پکا عہد لیا (لیکن انہوں نے کسی بات کی پابندی نہ کی) پس بسبب ان کی عہد شکنی کے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا انکار کرنے کے اور انبیاء کے ناحق قتل کرنے یا درپے قتل ہونے کے جس چیز کا انہیں کوئی حق نہیں تھا اور ان کے اس بات کے اظہار کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں (گویا وہ کسی نیک دینی تحریک سے متاثر نہیں ہو سکتے) حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ مگر بہت تھوڑا اور ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کی مریمؑ پر بہتان بازی کی وجہ سے اور ان کے اس جھوٹ کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح ابن مریمؑ کو جو رسول اللہ دکھلاتا ہے قتل کر دیا ہے۔

قرآن کریم کے مندرجہ بالا اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کی روحانی حالت انتہائی طور پر خراب ہو چکی تھی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ہی بھلائی کیلئے بھیجے گئے تھے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا گویا انہیں اس رحمت خداوندی کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولوں کے بھیجنے کے ذریعہ کی جاتی ہے اور انہوں نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کا وہ حال کر دیا کہ گویا انہیں قتل کر دیا ہے اور اپنے آپ کو مسیح ابن مریمؑ کی رسالت کا منکر ہونے کی حیثیت سے حق پر ثابت کرنے کی کوشش کی کیونکہ ازروئے تورات ایک سچا نبی کاٹھ پر نہیں مارا جاتا۔

۲۔ یہود کی بدکرداریوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول کہتا ہے قتل کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کی تردید میں فرماتا ہے کہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ صلیب کے ذریعہ مارا ہے۔ بلکہ ان کیلئے مسیح مشابہ بالمقتول ہو گئے۔ لیکن حقیقتاً مرے نہ تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ اس بارہ میں اختلاف رکھتے ہیں وہ یقیناً شک میں مبتلا ہیں یعنی ان کے درمیان اختلاف ہونا کہ مسیح مارے گئے ہیں یا نہیں مرے گئے شک کا یقینی ثبوت ہے۔ جب ان کا یہ حال ہے تو وہ حقیقی علم کے حامل نہیں کہلا سکتے اور وہ ظن کی پیروی کرنے والے کہلائیں گے

(۳) بنی اسرائیل کے اس حال کے پیش نظر ہم اس قرآنی وحی کے ذریعہ حقیقت حال بتلاتے ہیں۔ یہود اپنے بدارادہ کو پورا کرتے ہیں کہ مسیحؑ ابن مریمؑ کو کاٹھ کی موت سے مار کر تورات کے فتوے کے مطابق لعنتی قرار دیدیں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یعنی یقیناً یہود نے مسیح ابن مریمؑ کو صلیب کے ذریعہ قتل کی (لعنتی) موت نہیں چکھائی اور جیسا کہ یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح ابن مریمؑ کو جو رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا قتل کر دیا جھوٹ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے حضور بلند مرتبہ دیا ہے۔ یہود کو خواہ مخواہ زعم پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے فعل شنیع میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ انہوں نے مسیح ابن مریمؑ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ وہ اسے قتل نہیں کر سکے البتہ غالب حکمت والے خدا نے انہیں اسقدر تو ڈھیل دیدی کہ مسیح ابن مریمؑ کے واقعہ قتل کو اس حد تک پہنچا لیں وہ قتل نبی کے فعل کے مرتکب بن جائیں اور خود لعنتی بن جائیں لیکن وہ اس بات پر قادر نہیں ہو سکے کہ مسیح واقعی قتل ہو گئے تھے۔ بلکہ خدا کے عزیز و حکیم نے ان کے مرتبہ کو اپنے حضور بلند کر دیا۔۔۔۔۔

اور اس بلندیٔ مرتبہ کا کئی طریق پر ثبوت بہم پہنچایا۔ اول یہ کہ اس کے حق میں جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کہ میں تجھے وفات دوں گا۔ اور دوسرا کوئی شخص تجھے قتل وغیرہ کی موت سے نہ مار سکے گا پورا کیا۔ دوم یہ کہ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ ۔۔۔۔۔ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کا وعدہ پورا کر کے دکھلا دیا کہ آج تک نصاریٰ یہود پر غالب ہیں۔

تیسرا ثبوت رفعت کا یہ ہو گا کہ آخری زمانہ میں ہم ایک رسول مبعوث فرمائیں گے اور اسے مسیحؑ کا نام دیں گے اور اس میں مسیحؑ کی صفات اور سیرت رکھ دیں گے اور وہ مثیل مسیح کہلا کر مسیح ناصری کی عظمت کو ظاہر کرے گا۔ اور پھر یہی مسیح ثانیؑ خود توحید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا کر بتلا دے گا کہ مسیح ناصریؑ بھی توحید کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور پھر وہی مسیح ثانیؑ روحانی جماعت تیار کرے گا۔ جو آخری زمانہ کے نصاریٰ کو توحید کا سبق سکھلائے گی چنانچہ یہ کام جماعت احمدیہ اپنے مبلغوں کے ذریعہ یورپ اور امریکہ میں کر رہی ہے۔

(۴) بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ سے مراد یہ ہے کہ وہ قتل کے ذریعہ نہیں مرے وہی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے بالکل بے بنیاد ہے۔ اول تو رَفَعَهُ اللّٰهُ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ یہ رفع وفات کے بعد وقوع میں آیا۔ جیسا کہ قرآن فرماتا ہے۔ یَا عِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ یعنی اے عیسیٰ میں خود تجھے وفات دوں گا۔ وقت مقدر پر کوئی دوسرا اپنے ارادے سے صلیب وغیرہ کے ذریعہ مار نہ سکے گا۔ اور اس کے بعد تجھے اپنے حضور بلند مرتبہ عطا کروں گا۔ جیسا کہ نیکوں کا رفع بعد موت اللہ تعالیٰ کے حضور ہوا کرتا ہے۔

پس ایسے اعتقاد رکھنے والوں کو جو مسیحؑ کا اس جسم عنصری کے ساتھ لفظ رفع کی وجہ سے آسمان پر چلے جانا خیال کرتے ہیں۔ خدا کا خوف کرتے ہوئے سوچنا چاہیئے کہ رفع کا وقوع موت کے وقوع سے بعد میں ہونا قرآن سے صاف ثابت ہے۔

ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کو دشمنوں سے اس زمین پر رکھتے ہوئے بچالے۔ اسے اس بات کی ضرورت نہیں کہ آسمان پر اڑا لے جانے کی تدبیر پر عمل کرے جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نبیوں کو دشمنوں سے اسی زمین پر بچایا ہے۔ اور سب سے آخر خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس زمین پر غار ثور میں چھپنے کی توفیق دے کر بچایا۔ فتدبر۔

(۵) وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الخ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کا اس بات پر ایمان کہ انہوں نے مسیحؑ ابن مریم کو قتل کر دیا ہے اور نعوذ باللہ۔ وہ لعنتی موت مرے تھے ان کی موت کے وقت تک ہی رہے گا جب کوئی ان میں سے مرے گا اس پر حقیقت آشکارا ہو جائے گی کہ مسیح علیہ السلام لعنتی موت نہیں مرے تھے بلکہ وہ خود لعنتی موت مر رہا ہے۔ بلکہ اس کے فعل شنیع کی پاداش میں عالم برزخ میں فرشتے اسے اسی طرف پہنچائیں گے جس طرف مجرموں کو لے جایا جا رہا ہو گا۔ اور پھر قیامت کے روز خود مسیحؑ ان پر گواہی دیں گے کہ وہ لوگ مجرم ہیں۔

اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور شائع بھی ہو چکا ہے یہ نسخہ آجکل نایاب ہے لیکن اس کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس اردو نسخہ موجود ہو تو وہ انچارج صیغہ تالیف و تصنیف کو بھیج کر مشکور فرمائیں۔ ویسا ہی اگر آئینہ کمالات اسلام اور تحفہ قیصریہ کے پرانے نسخے کسی دوست کے پاس ہوں تو وہ بھی بھیج کر مشکور فرمائیں۔

جلال الدین شمس انچارج صیغہ تالیف و تصنیف

دعائے مغفرت

مکرم مولوی محمد حسین صاحب تحسین مولوی فاضل مورخہ ۱۷/۸/۵۷ بوقت ساڑھے ۱۰ بجے شب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۱۸/۸/۵۷ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو کمسن بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم نے وفات سے کچھ دیر قبل سب دوستوں کو السلام علیکم کا پیغام پہنچانے کی درخواست کی۔

احمد دین موذن مسجد مبارک ربوہ

بقیہ صفحہ ۴

حضرت عثمانؓ نے جن کا وہ رضاعی بھائی تھا اسکی پرزور سفارش کی تھی۔ آپ اس سفارش کی وجہ سے مجبور ہو گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ جیسے انسان کی سفارش ماننا پڑ گئی تھی

سوال یہ ہے کہ جب معافی دینے کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی خیال تھا کہ معافی نہ دی جاتی بلکہ کوئی صحابی اس کو قتل کر دیتا تو کیا اس سے صاف نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ عبداللہ بن ابی سرح کا جرم نفس ارتداد نہیں تھا۔ کیونکہ اگر نفس ارتداد جرم ہوتا تو آپ ایک عثمانؓ کیا تمام صحابہ کرامؓ بھی مل کر سفارش کرتے تو آپؐ کبھی معاف نہ کرتے کیونکہ یہ تو شرعی حد تھی اور شرعی حد کے جاری کرنے میں آپ کا جو فیصلہ ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ یعنی

اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی
تو میں اس کے ہاتھ بھی کٹوا دیتا

اور سفارش کرنے والے اسامہ بن زیدؓ کی جس کو صحابہ کرامؓ نے اپنے میں سے اس لئے منتخب کیا تھا کہ ان کی سفارش سب سے زیادہ مؤثر ہوگی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر جو اتہام عکرمہ نے لگایا تھا اس کی تو جناب مودودی صاحب نے صرف تائید کی تھی مگر حضرت عثمانؓ پر ایک ناجائز سفارش کا بہتان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حدود اللہ توڑنے کا الزام مودودی صاحب اور دیگر حامیان قتل کی خاص نوازش ہے

معلوم نہیں ان مولویوں کو معصوموں کے خون کی کیوں اتنی چاٹ پڑ گئی ہے کہ اس کے لئے وہ قرآن کریم کی عبارت میں تحریف بالمعنی اور رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرامؓ پر بہتان طرازی تک کرنے سے نہیں جھجکتے۔ اللہ تعالے ان پر رحم کرے ٭ (باقی)

ابتک عہد پورا نہ کرنیوالی اور کم چندہ تحریک جدید بھیجنے والی جماعتوں کی فہرست

قابل توجہ خاص عہدہ داران و ذی اثر احباب کرام

(۲)

جن کی کچھ وصولی ہوئی ہے

	وعدہ	وصول	فی صدی
کیمبل پور	۶۷۷/-	۲۱۲/-	۲۹/-
چکوال	۳۴۱/-	۲۱/-	۶/-
محمود آباد اسٹیٹ	۲۱۹/-	۶۸/-	۳۲/-
محمد آباد اسٹیٹ	۹۸۱/-	۲۶۸/-	۲۷/-
ناصر آباد اسٹیٹ	۴۳۱/-	۱۶۷/-	۳۸/-
گوجرہ	۷۰۰/-	۳۳۹/-	۴۸/-
ڈیرہ غازیخاں	۳۴۷/-	۱۶۶/-	۴۸/-
کوٹ قیصرانی	۱۴۸/-	۶۲/-	۴۲/-
حلقہ لاہور شہر	۲۲۷۰۸/-	۹۷۸۳/-	۴۳/-
سیالکوٹ شہر	۵۸۱۶/-	۲۳۳۶/-	۴۰/-
گجرات	۶۸۷/-	۳۶۶/-	۵۷/-

	وعدہ	وصول	فی صدی
راولپنڈی	۷۲۱۷/-	۳۴۹۱/-	۴۸/-
منٹگمری	۳۲۵۶/-	۱۲۳۴/-	۳۷/-
اوکاڑہ	۱۳۳۲/-	۳۲۵/-	۲۴/-
ملتان	۲۸۸۸/-	۱۲۶۸/-	۴۴/-
ایبٹ آباد	۴۲۹/-	۱۷۲/-	۴۰/-
پشاور شہر	۶۳۵۱/-	۱۱۲۸/-	۱۷/-
رسالپور	۱۳۶/-	۵۹/-	۴۳/-
کراچی شہر	۱۸۰۹۴/-	۸۱۵۸/-	۴۵/-
کوئٹہ	۴۶۷۹/-	۲۱۱۸/-	۴۵/-

ان جماعتوں کے کارکنوں کو اس وقت تک آرام و چین کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اپنے احباب کا چندہ سو فیصدی وصول کر کے نہ بھیجدیں۔ اللہ تعالے توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال)

سمندر پار کے خریداران

الفضل کی خدمت میں

گذارش ہے کہ قیمت اخبار کے مکمل بل بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کی طرف سے ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی۔ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم بواپسی ادا فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔

براہ راست دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔

دیگر گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک خریدار مزید ہر ایک خریدار عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ قیمت اخبار تیس ۳۰ روپیہ سالانہ ہے یہ رقم وصول ہونے پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔

(مینیجر)

سکھوں کی طرف سے امرتسر کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ سکھوں کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو ایک محضر ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے پنڈت نہرو سے اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں امرتسر کو کھلا شہر قرار دے دیا جائے۔ تاکہ امرتسر میں سکھوں کا متبرک گوردوارہ محفوظ رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ نے تمام اکالیوں اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹیوں کو اس امر کی ہدایت بھیجی ہے۔ کہ وہ بھی پنڈت نہرو کو تار ارسال کریں۔ اور اس مطالبہ کی حمایت کریں۔ سکھوں کے ایک ترجمان نے جو شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا سرگرم رکن ہونے کے علاوہ اکالی دل کا بھی سرکردہ ورکر ہے۔ ایک بیان میں بتایا کہ تقسیم ہند کے بعد سکھوں کے پاس صرف ایک ہی متبرک مقام "دربار صاحب" رہ گیا ہے۔ اگر یہ متبرک مقام بھی جنگ کی صورت میں تباہ ہو گیا۔ تو اس سے سکھوں کا آخری نشان بھی مٹ جائے گا۔

حکومت مشرقی پاکستان کا احتجاج

ڈھاکہ ۲۱ اگست۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے دو شدید احتجاجی نوٹ ارسال کئے ہیں۔ جن میں اس امر کی شکایت کی ہے۔ کہ تارکان وطن کے متعلق مغربی بنگال کے اخبارات میں غلط اور گمراہ کن اعداد و شمار شائع کئے جا رہے ہیں اور دونوں حکومتوں کے سرکاری افسران سے ان اعداد و شمار کی تصدیق اور پڑتال کرانے کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ ابھی تک ان احتجاجی نوٹوں کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ مشرقی بنگال کی حکومت کے ایک ترجمان نے ریڈیو پاکستان کے ایک نمائندے کو انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ دونوں حکومتوں کے درمیان یہ قرار پایا تھا۔ کہ اعداد و شمار کی پڑتال دونوں حکومتوں کے نمائندے کریں اور تصدیق کے بعد انہیں شائع کیا جائے۔ مشرقی بنگال کی حکومت متواتر اسکی پابندی کر رہی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مغربی بنگال کی حکومت اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ اور اس کا مقصد صرف یہی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے ترک مکانی کے عذر کا سہارا لیکر ہندوستان اپنی جارحانہ کارروائیوں کو جامہ عمل پہنائے۔

امریکن مغربی پاکستان کا دورہ کریں گے

لاہور ۲۱ اگست۔ ۲۰ امریکی عورتوں اور مردوں پر مشتمل ایک جماعت مغربی پاکستان کے سیاسی معاشی اور مجلسی حالات کا جائزہ لینے کے لئے لاہور پہنچ رہی ہے۔ اس جماعت کے لیڈر ڈاکٹر جی فرسک پروفیسر آف فلاسفی سان فرانسسکو آج دہلی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔

شامی لیڈر کو وزیر اعظم پاکستان کا تار

کراچی ۲۱ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے ڈاکٹر مصطفےٰ صہبائی صدر اخوان المسلمین کو ان کے تار کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ میں پاکستان کے عوام اور اپنی طرف سے پاکستان کی حمایت میں برادرانہ جذبات کے اظہار پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے یہ معلوم کرکے ازحد خوشی ہوئی ہے۔ کہ شام کے مسلمان ہمارے جائز مقصد میں ہمارے شریک ہیں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ میں آپ کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ پاکستان کا کسی بھی ملک کے خلاف کوئی جارحانہ مقصد نہیں۔ اس وقت جو کشیدگی پیدا ہے۔ وہ صرف پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا ہوئی واضح رہے۔ کہ ڈاکٹر مصطفےٰ صہبائی صدر اخوان المسلمین شام و لبنان نے ایک تار صدر سیکیورٹی کونسل کو بھی ارسال کیا ہے۔ جس میں سیکیورٹی کونسل سے اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو فوراً حکم دے۔ کہ وہ پاکستان کی سرحدوں سے اپنی فوج کو واپس بلا لے۔

ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہو

سیالکوٹ ۲۱ اگست۔ صوفی عبدالحمید خاں وزیر زراعت پنجاب نے آج دس ہزار قومی رضاکاروں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسلمانوں نے اتحاد تنظیم اور ایمان کے ساتھ پاکستان کے حصول کی جنگ جیتی۔ اور اب ان خوبیوں سے ہی وہ میدان پر میدان ماریں گے۔ آج وزیر زراعت نے اپنا تین روزہ دورہ ختم کیا۔ آپ نے دو جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اس وقت جو کشیدگی ہے۔ اسی کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈروں نے پاکستان کا قیام سچے دل سے قبول نہیں کیا۔ اور اب ایسی کوششوں میں مصروف ہیں۔ کہ پاکستان کو نقصان پہنچایا جائے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

راولپنڈی میں اچانک بلیک آؤٹ

راولپنڈی ۲۱ اگست۔ راولپنڈی کے شہریوں کی طرف سے اچانک بلیک آؤٹ کی مشق کی گئی گھنٹہ بجتے ہی تمام شہر میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔ اور تمام ٹریفک بند ہو گئی۔

سرحدی اضلاع میں قومی رضاکاروں کی تحریک تیزی سے پھیل رہی ہے

ڈسکہ ۲۱ اگست: جو قوم معیاری ضبط و نظم، عزم و استقلال، قوت برداشت اور سب سے بڑھ کر غیر فانی ایمان کی مالک ہو۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی ان الفاظ میں صوفی عبدالحمید وزیر زراعت پنجاب نے یہاں تحصیل ڈسکہ کے دس ہزار قومی رضاکاروں کو مخاطب کیا۔

یہ باوردی رضاکار صبح سے وزیر اعظم پاکستان کے استقلال کے لئے آدم پور کے قریب ایک وسیع میدان میں جمع تھے۔ وزیر اعظم پروگرام بدل دینے کی وجہ سے ان کو مخاطب نہ کر سکے اور یہ فرض شام کے وقت وزیر زراعت پنجاب نے ادا کیا۔

صوفی صاحب یہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ سیالکوٹ کی سرحدی تحصیل کے ایک ایک گاؤں میں قومی رضاکاروں کی تحریک بڑی تیزی کے ساتھ پھیل چکی ہے۔ اور بچہ بچہ دفاع پاکستان کے لئے سر ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔ رضاکاروں کے اس عظیم اجتماع میں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی تقریریں کیں۔ اور ضبط و نظم کی اہمیت پر زور دیا۔

اس سے قبل صبح کے وقت صوفی عبدالحمید صاحب نے سیالکوٹ میں گورکھوں کے اقدامات کا مظاہرہ دیکھا۔ اس مظاہرے کو دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمی آئے ہوئے تھے۔

وزیر زراعت نے ایک انٹرویو میں فرمایا۔ کہ وہ ضلع سیالکوٹ کے سہ روزہ دورے سے بہت متاثر ہوئے ہیں انہوں نے کھمبرانوالہ۔ اور ا[illegible] کھیوڑ کے مقامات پر تقریریں کیں۔ اور ہر جگہ قومی دفاع کے لئے ہر چیز و لگا کو بے تاب پایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ امر خاص طور پر قابل ستائش ہے۔ کہ ہمارے سرحدی دیہات کے لوگ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ اور سرحد کی طرف اپنی زمین کے آخری چپے پر بھی کاشت کر رہے ہیں عبادت کی طرف سے حملے کے خطرے نے ان کے عزم اور حوصلہ کو دو چند کر دیا ہے۔ اور وہ پوری بامردی سے ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جموں کی سرحد کے قریب ایک گاؤں اودا میں تقریر کرتے ہوئے صوفی صاحب نے فرمایا۔ کہ پاکستان کو قائم ہوئے صرف چار سال ہوئے ہیں۔ اور اس مختصر سے عرصہ میں اس نے اتنی ترقی کی ہے۔ کہ ساری دنیا دنگ ہے۔ ہم نے بے نظیر قربانیوں سے یہ ملک حاصل کیا۔ اور پھر اپنے تمام وسائل کی مدد سے اس کی تعمیر شروع کی۔ اب اگر اس کی سالمیت کو کسی طرف سے کوئی خطرہ ہو۔ تو ہم ایسا مقابلہ کر دکھائیں گے۔ کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملے گی۔

ایک ایم ایل اے نے جن کا گاؤں عین سرحد کے اوپر واقع ہے۔ وزیر زراعت کو یقین دلایا۔ کہ سرحد کے لوگ اپنے لیڈروں کے ادنیٰ اشارہ پر اپنا سب کچھ نثار کر دینے کو تیار ہیں۔ یہ لوگ وقت آنے پر ایک ایک گاؤں کو سٹالن گراڈ بنا دیں گے۔

روس کے پاس ۲۱۵ ڈویژن فوج ہے

نیو کاسل (سٹیفورڈ شائر) ۲۰ اگست برطانیہ کے نائب وزیر جنگ مسٹر ڈوڈز نائب وزیر جنگ نے آج اس امر کا اظہار کیا۔ کہ روس کی فوجی قوت کے متعلق برطانیہ کے فوجی محکمہ سراغرسانی نے جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں وہ صرف قیافہ ہی نہیں بلکہ حقائق ہیں۔ برطانوی محکمہ سراغرسانی کی قابلیت کا یہ اعلیٰ ثبوت ہے۔ کہ اس سے پہلے ماضی میں یہ بہترین اطلاعات مہیا کر چکا ہے۔ اس محکمہ کا بیان ہے کہ روس کے پاس ۲۱۵ ڈویژن تو فوج کے ہیں اور ۴۰ ڈویژن طیارہ شکن اور توپخانے کے ہیں۔

کیا عیسائیت عالمی اصلاح کی دعویدار ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

جس نے ساری دنیا کو خطاب کیا ہو اور نہ کوئی کتاب تھی جس نے ساری دنیا کو مخاطب کیا ہو۔ اور نہ کوئی کتاب تھی۔ جس نے ساری دنیا کو مخاطب کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ بلکہ ہر ایک نبی اپنی اپنی مخصوص اقوام کے لئے ایک وقتی اور عارضی ہدایت نامہ لایا۔ لیکن جب ہمارے آقا حضور کے لئے اس کائنات عالم کو نیستی سے ہستی میں لایا گیا تھا اور جو تخلیق انسانی کا نقطہ مرکز یہ ہونے کی وجہ سے کامل ترین انسان تھے مبعوث ہوئے تو ان کیلئے مشیت ایزدی نے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں تعلیم بھی وہی دی جائے جو اکمل ترین ہو اور جس میں ہر زمانہ اور ہر قوم کی اصلاح کا سامان موجود ہو۔ چنانچہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کے الفاظ میں بنی نوع انسان کو جو پیغام دیا وہ یہ تھا۔

یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا (اعراف ع ۲۰) پس مبارک ہیں وہ جو کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے نکل کر حق و ہدایت کے نور کو قبول کریں۔ اور جنت الفردوس کے وارث ہوں۔

جنوبی کوریا کی طرف سے مطالبہ

ٹوکیو ۲۰ اگست۔ جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ مسٹر یون یانگ تھائی نے آج اس امر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپان کے ساتھ صلح کے معاہدہ کے سلسلہ میں جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں جنوبی کوریا کو بھی شریک ہونا چاہیئے۔